فواد بھٹوی☆

اخبار الجامعۃ

[تعمیرات، بزم اَدب، سہ ماہی ٹیسٹ]

تعمیرات

جامعہ میں تعمیراتی کام تقریباً ایک سال سے شروع ہے جو الحمدللہ آئے روز بہتری کی طرف بڑھ رہا ہے۔ جامعہ کی انتظامیہ نے تیسری منزل پر اَساتذہ کی اعلیٰ قسم کی رہائش گاہیں اور مطعم کی تعمیرات کا سلسلہ شروع کیا ہے جو عنقریب تکمیل کو پہنچنے والا ہے۔ اس کے علاوہ دوسری منزل پر ہال کو خوبصورت اور وسیع کمروں میں بدل دیا گیا جو کہ نیم مکمل ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انتظامیہ و معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

بزمِ اَدب

عیدالاضحیٰ کی تعطیلات کی بنا پر بزم اَدب کا سلسلہ عارضی انقطاع کے بعد دوبارہ شروع ہوا تو اس سلسلے کا پہلا پروگرام ۲۴ ردسمبر ۲۰۰۸ء بروز بدھ کو 'اولیٰ کلیہ' کی طرف سے پیش کیا گیا۔ پروگرام عشاء کی نماز کے فوراً بعد شروع ہوا۔ حکومت پاکستان کی مہربانیوں کے پیش نظر بجلی کی آنکھ مچولی کافی دیر تک جاری رہی جس کی بدولت پروگرام تاخیر سے شروع کیا گیا۔ اس محفل کے لئے مسجد کو خوبصورت بینرز سے سجایا گیا سامعین کی ایک بڑی تعداد جوش وخروش کے ساتھ ہال میں موجود تھی۔

اسٹیج سیکرٹری نے مہمانانِ گرامی:

- ⊙ مولانا محمد شفیع طاہر ﷾(فاضل مدینہ یونیورسٹی) ⊙ مولانا محمد اسحٰق طاہر ﷾(فاضل مدینہ یونیورسٹی)
- ⊙ قاری شفیق الرحمٰن ﷾ (مدرّس جامعہ ہذا) ⊙ قاری محمد حسین ﷾ (مدرّس جامعہ ہذا)

کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس بزم کا آغاز تلاوتِ کلام پاک سے شروع کروایا۔

تلاوت کلام کے لئے قاری محمد زبیر کو دعوت دی گئی انہوں نے سورۃ الحاقۃ کے آخری

☆ متعلّم ثالثہ کلیہ، جامعہ لاہور الاسلامیہ، لاہور

رکوع ﴿فَلَا أُقۡسِمُ بِمَا تُبۡصِرُونَ وَمَا لَا تُبۡصِرُونَ﴾ کی آیات تلاوت فرمائیں جو یقیناً سامعین کے دلوں میں رسوخ کر جانے والی اور ﴿وَإِذَا تُلِيَتۡ عَلَيۡهِمۡ آيَاتُهُ زَادَتۡهُمۡ إِيمَانًا﴾ کا حق ادا کرنے والی تھی۔اس کے بعد نعت رسولِ مقبول ﷺ کے لئے علی رضا کو دعوت دی گئی انہوں نے خوبصورت آواز میں:

اے پیر میرا نبیاں دا امام بن گیا
اس دی زبان میرے لئی قرآن بن گیا

کی صورت میں گلہائے عقیدت پیش کئے۔

تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا تو سب سے پہلے یونس فاروقی کو دعوت خطاب دی گئی جن کا موضوع 'معاشرے کی اصلاح' تھا۔انہوں نے ارشادِ خداوندی ﴿وَمَنۡ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجۡعَلۡ لَهُ مَخۡرَجًا وَيَرۡزُقۡهُ مِنۡ حَيۡثُ لَا يَحۡتَسِبُ﴾ کی تشریح وتوضیح کرتے ہوئے کہا کہ

''آج مسلمانوں کی غیر مسلموں کے ہاتھوں ذلیل ہونے کی ایک وجہ معاشرتی انحطاط ہے۔چنانچہ اس ذلت وانحطاط سے نکلنے کے لیے معاشرے کی اصلاح ضروری ہے جو کہ «مَنۡ رَأَى مِنۡكُمۡ مُنۡكَرًا فَلۡيُغَيِّرۡهُ بِيَدِهِ» پر عمل کرنے سے ہی ممکن ہے۔اس لیے ہمیں حسب استطاعت برائی، بے حیائی اور فحاشی کے اڈوں کو ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

دوسرے مقرر احسان الٰہی تبسم نے 'اطاعت رسول ﷺ' کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کے بغیر پورے کا پورا دین کھوکھلا ہے اور ڈھیروں اعمال بھی اگر طریقہ رسول کے مطابق نہ ہوں تو وہ سب رائیگاں اور بیکار ہیں۔انہوں نے مزید فرمایا کہ جس طرح کسی ملک کا سکہ قابل قبول ہونے کے لئے اس ملک کی مہر کا اس پر لگا ہونا ضروری ہے۔اسی طرح کسی عمل کے قابل قبول ہونے کے لئے اس پر محمد رسول اللہ ﷺ کی مہر کا ہونا ناگزیر ہے۔

بعد ازاں کوئز پروگرام پیش کیا گیا اس سلسلے کے منتظم بھائی عبدالرحمٰن وحید اور روحیل ظفر تھے۔انہوں نے قرآن پاک، سیرتِ نبویؐ اور تاریخ اسلامی سے متعلقہ دلچسپ سوالات کئے اور درست جوابات دینے والے طلبا کو انعامات سے نوازا گیا۔

کوئز پروگرام کے بعد تقاریر کا سلسلہ دوبارہ شروع کیا گیا چنانچہ عبدالوحید شاہ کو دعوت

خطاب دی گئی، انہوں نے فرمایا: ''اسلام ہمیں زندگی کے ہر شعبہ میں مکمل راہنمائی فراہم کرتا ہے اس لئے ہماری زندگی کا ہر لمحہ، شب و روز اور دن رات اسلام کے سانچے میں ڈھلے ہونے چاہئیں۔''

اس کے بعد 'دہشت گردی اور پاکستان' کے عنوان سے ایک 'ٹاک شو' پیش کیا گیا۔ اس میں میزبان جناب محمد عثمان وحید تھے اور مہمان گرامی جناب (ڈاکٹر) احسان اللہ باجوہ تھے۔ جنہیں وقتی طور پر ڈاکٹر کا لقب دیا گیا۔ ڈاکٹر احسان اللہ باجوہ نے میزبان کے سوالات کے بڑے مدلل جوابات دیئے اور ثابت کیا کہ 'دہشت گردی' کا لفظ بول کر اس سے اسلام مراد لیا جا رہا ہے جو کہ بذاتِ خود ایک دہشت گردی ہے۔

بزم کے آخری مقرر جناب عاشق حسین تھے انہوں نے 'شانِ صحابہ ﷺ' کے موضوع پر اظہارِ خیال فرمایا اور عصر حاضر میں صحابہ پر کئے جانے والے طعن پر مدلل انداز میں گفتگو کی۔ انہوں نے ایک غالی فرقے کی کتب سے بطورِ استشہاد کچھ پرنٹ دکھائے جن میں صحابہ کرامؓ پر طعن درازی کی گئی تھی۔ جناب عاشق حسین کی پرجوش تقریر سے سامعین کے دل محبتِ صحابہ سے سرشار ہو گئے اور دورانِ تقریر صحابہ کی محبت سامعین کے دلوں سے نعروں کا آتش فشاں بن کر سامنے آتی رہی۔ انہوں نے اپنی تقریر کے آخر میں فرمایا کہ

> ''جو شخص بالخصوص محرم الحرام میں عظمت صحابہ کا تذکرہ نہیں کرتا اور بساط بھر اپنی تقریروں، تحریروں اور وعظ و نصیحت میں عظمت صحابہ کو موضوع نہیں بناتا وہ محبت صحابہ کا دعویٰ کرنے کا حق دار نہیں۔ لہٰذا ہمیں اپنی استطاعت کے مطابق صحابہ پر اُچھالے جانے والے کیچڑ کو واپس انہی کے منہ پر پھینکنا چاہیے جو اس کے مرتکب ہوتے ہیں۔''

آخر میں استادِ محترم مولانا محمد شفیع طاہر ﷾ نے پروگرام پر بڑا جاندار تبصرہ فرمایا اور اولیٰ کلیہ کے بھائیوں کو پروگرام پیش کرنے پر مبارکباد دی اور طلبہ کو نصیحت فرمائی کہ کبھی احساس کمتری کا شکار نہ ہوں، اپنے علم پر توجہ دیں اور دنیوی تعلیم کے حصول کو اپنے اصل مقصد یعنی دینی تعلیم کے حصول پر ترجیح نہ دیں ہاں البتہ اسے ثانوی حیثیت سے ساتھ ضرور رکھیں۔

نیا نظام تعلیم

جامعہ میں جہاں بہت سی انتظامی اصلاحات کی جارہی ہیں اور جامعہ کو روز بروز انتظامی ترقی کی طرف بڑھایا جارہا ہے وہاں تعلیمی بہتری پر بھی بھرپور توجہ دی جارہی ہے۔ چنانچہ تعلیمی نظام کو مزید بہتر بنانے کے لئے ایک نئے نظام امتحان کا اجراء کیا گیا ہے، جس کا طریقہ کار یوں ہے کہ آئندہ سے سمسٹر سسٹم کا آغاز کردیا گیا ہے اور ہر کلاس میں چار سمسٹر ہوا کریں گے۔ یوں ہر تین ماہ کے بعد امتحانات ہوں گے اور سالانہ امتحانات میں ان نمبروں کو فائنل نتیجہ میں شامل کیا جائے گا۔ اس سے تعلیمی نظام میں بہتری آئے گی اور طلبہ سال بھر محنت کرنے کے عادی ہوجائیں گے۔ ادارہ 'رشد' مدیر التعلیم جناب ڈاکٹر حسن مدنی ﷾ کو ترقی کی طرف ایک اور قدم اٹھانے پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔

مبارکباد

اِمسال جامعہ ہٰذا کے دو اَساتذہ کرام، نائب شیخ الحدیث مولانا محمد رمضان سلفی اور جناب قاری سلمان محمود بڈھیمالوی ﷾ نے فریضہ حج اَدا کیا۔ وہ فریضہ حج کی ادائیگی کے بعد بخیریت وطن واپس تشریف لا چکے ہیں۔ ادارہ رشد انہیں اس مبارک سفر سے واپسی پر خوش آمدید کہتے ہوئے مبارکباد پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس عمل کو شرفِ قبولیت سے نوازے۔ آمین

دعائے مغفرت

جامعہ لاہور الاسلامیہ کے اُستاد محترم مولانا محمد شفیع طاہر ﷾ کی والدہ ماجدہ طویل عرصہ کی علالت کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے اور محترم اُستاد و دیگر ورثا کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

اِدارہ رشد اس غمناک گھڑی میں اپنے محترم استاد و دیگر ورثا کے غم میں برابر کا شریک ہے اور مرحومہ کے درجات کی بلندی کے لیے دعا گو ہے۔ [اِدارہ]